

تبلیغ القوم فی اتمام الصوم



المعروف



فضائل رمضان

مصحف: شیخ الإسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین صاحب دینی و علمی خدمات
مصحف: شیخ الإسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین صاحب دینی و علمی خدمات

ناشر: مرکزی شیخ الاسلام اکیڈمی پاکستان

تبیین القوم — فی — اقام الصوم
المعروف

فضائل رمضان

مصنف
شیخ الاسلام حضرت خواجہ
محمد نمت الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: حافظ محمد یوسف قریشی سیالوی

ناشر: مرکزی شیخ الاسلامی اکیڈمی پاکستان

کتاب	_____	فضائلِ رمضان
مصنف	_____	شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر	_____	مرکزی شیخ الاسلام اکیڈمی پاکستان
اہتمام	_____	حافظ محمد یوسف قمر چشتی
بار	_____	اول
اشاعت	_____	۶۱۹۹۰
قیمت	_____	روپے صرف

منگوانے کے پتے:

مکتبہ چشتیہ قادریہ، ۱۵ فیصل آباد، گوجرانوالہ
القمر بک سٹال نت کلاں نزد گھنٹہ طر ضلع گوجرانوالہ

الاستفتاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً ومصلياً ومسلياً على رسوله الكريم وعلى آله
 واصحابه اجمعين اما بعد روزه افطار کرنے کے مستحب وقت کے
 متعلق مختلف اطراف سے استفسارات موصول ہو رہے ہیں کہ بعض ائمہ مساجد
 ایسے وقت میں روزہ کھولنے کا اعلان کر دیتے ہیں جس وقت مغرب کی طرف سورج
 کی سرخی اس کے غروب نہ ہونے کی پوری پوری غمازی کر رہی ہوتی ہے۔ اور مشرق
 کی طرف سورج کی انکاسی شعاعیں افق کو سرخ کرتی دکھائی دیتی ہیں اور یقین
 کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ آفتاب غروب ہو چکا ہے۔ اور بعض علماء غروب
 کا یقین حاصل کرنے کے لئے اتنے تک انتظار کرتے ہیں کہ مشرق کے افق
 پر رات کی سیاہی نمودار ہو جاتی ہے اور مغرب کے افق سے سورج کی
 سرخی زائل ہو جاتی ہے۔ ان متخالف افطاروں میں سرعاً شریف کی
 رو سے مستحب افطار کا وقت کو قیاس ہے۔ اور روزہ کے افطار کے
 لئے کسی حد تک انتظار احتیاطاً جائز ہے۔ اور افطار کو مؤخر کرنے کی
 منع کے متعلق جو روایات ہیں اس تاخیر کی کیا حد ہے؟ اور تعجیل بابا افطار
 کے متعلق جو حکم ہے اس تعجیل کا کیا مطلب ہے؟

جوزکہ استفسارات اس کثرت سے ہیں کہ ان کا الگ الگ

جواب دینا بہت مشکل ہے لہذا ایک جامع جواب کی شکل میں شائع کیا جاتا ہے جو قریب قریب ہر سوال کے معقول پہلو کا تفصیلی یا اجالی جواب ہو سکے و با اللہ التوفیق وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

الجواب وهو الموفق للصوام

انطار کا وقت آفتاب کے یقینی طور پر غروب ہو جانے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ جس وقت کہ مشرق کے افق پر رات کی سیاہی نمودار ہو جائے اور مغربی افق سے دن کی روشنی زائل ہو جائے۔ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا قبل اللیل من ہمنا وادبر النہار من ہمنا وعزبت الشمس فقد افطر الصائم رواہ الشیخان یعنی جب رات کی سیاہی مشرق کے افق پر چھا جاوے اور دن کی روشنی مغربی افق سے زائل ہو جائے اور دن غروب ہو جاوے تو روزہ دار انطار کرے۔

جلدی انطار کرنے کے متعلق جتنی بھی احادیث صحیح ہیں ان سب میں جلدی انطار کرنے کی وجہ یا تو خود مرفوع حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ اور یا صحابہ کرام نے بیان کی ہے۔ یا اجلہ محدثین نے کہیم و صحابہ کرام کی بیان کی ہوئی علت پر تیس کر تے ہوئے زمانے ہیں کہ یہود کی مخالفت کی وجہ سے جلدی انطار کروا۔ اور یہ کہ ستاروں

کے انبواہ اور نجوم ہونے سے پہلے افطار کرو۔ کیونکہ یہودی اس
 وقت افطار کرتے ہیں جب ستاروں کا نجوم نمودار ہو جاتا ہے۔
 مثلاً دیکھو ابوداؤد شریف عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الدین
 ظاہراً ما عجلوا الفطر لان الیہود والنصارى یؤخرون
 ای الی ظہور الخیم یعنی حضور نے فرمایا کہ دین اتنے تک
 غالب رہے گا جتنے تک افطار کو جلدی کریں گے کیونکہ یہود و نصاری
 افطار کو موخر کرتے ہیں۔ یعنی ستاروں کے نکل آنے تک۔ بخاری
 شریف میں حضرت سہل ابن سعد سے روایت ہے ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس بخیر ما
 عجلوا الفطر علامہ زرقانی فرماتے ہیں کہ یہ ایک ہی حدیث ہے۔
 الفاظ اس کے مختلف ہیں امام ترمذی نے بھی ان روایتوں کو
 فی الباب کر کے لکھ دیا ہے۔ دوسرا ابن حبان اور حاکم سہل ابن
 سعد سے روایت کرتے ہیں کہ لا تزال امتی علی سنتی ما لم
 تنتظر بظہور النجوم فیکرہ تاخیراً یعنی اتنے تک میری
 سنت میری سنت پر قائم رہے گی جب تک کہ روزہ کھولنے کیلئے ستاروں
 کے ظاہر ہو جائیںکی انتظار نہ کریں یہ تاخیر ہے۔ موطا امام مالک
 میں حضرت سعید ابن مسیب سے روایت ہے کہ لا یزال الناس بخیر ما عجلوا
 الفطر روایت بخاری شریف بیان ہو چکی ہے) اسی حدیث سے امام زرقانی

شرح موطا (جلد ۲ صفحہ ۴۸ مطبوعہ مصر) میں فرماتے ہیں والتعجيل انما يكون
 بعد تيقن غروب الشمس فلا يجوز فطر الشاك في غروبها لان الفرض
 اذا لم يثبت من يتيقن له يخرج منه الا يتيقن. یعنی افطار میں تعجيل اسی
 وقت مقصود ہے۔ جب آفتاب کے غروب ہونے کا یقین ہو جائے پس غروب میں
 شک کر نبوائے آدمی کا افطار کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ کیونکہ دن میں روزہ
 رکھنے کی فرضیت یقین کیسا کہ لازم ہوئی تھی تو اس فرضیت سے سوائے یقین
 کے عہدہ برا ہونا ممکن نہیں اور ترمذی شریف کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل
 احب عباده الى اعملهم فطراً والعلة فيه ان اليهود والنصارى
 لو خروا على بذر الدين عيني جلد ۲ صفحہ ۲۹۱) حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا ہے۔ کہ محبوب ترین میرے نزدیک میرے بندے وہ ہیں جو انظار میں جلدی
 کرتے ہیں اور اس میں وجہ یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اس کو موخر کرتے ہیں۔
 اب ان تمام احادیث میں انظار کو اتنے تک موخر کرے جسے منع فرمایا گیا جتنے
 تک کہ یہود و نصاریٰ موخر کرتے ہیں۔ یعنی اشتباک نجوم تک۔
 اب انظار کے وقت کی دونوں حدیں معلوم ہو گئیں ابتدائی حد جب
 افق مشرق پر رات کی تاریکی چھا جائے اور افق مغرب سے دن کی روشنی زائل ہو
 جائے اور آفتاب بھی قطعی طور پر غروب ہو جائے۔ آخری حد ستاروں کا انبوه اور
 نجوم ظاہر ہو جانا جو یہود کے انظار کا وقت ہے۔ اب رہا اس کے درمیان وقت
 تو وہ تمام مستحب ہے۔ فی موطا امام مالک عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف

ائدی ان عمر ابن الخطاب و عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 کانا یصلیان المغرب حین ینظران الی الیلک الاسود قبل ان
 یفطرا ثم یفطران بعد الصلوة و ذالک فی رمضان یعنی حضرت
 حمید ابن عبد الرحمان ابن عوف سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر و
 امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے
 تھے جب غروب آفتاب کے بعد رات کی تاریکی آتی مشرق پر دیکھتے افطار کرنے
 سے پہلے پہلے پھر مغرب کی نماز کے بعد افطار کرتے تھے اور یہ ان کا رمضان
 شریف میں معمول تھا علامہ زرقالی شرح موطا جلد ۱ صفحہ ۹۰ مطبوعہ مصر اس
 حدیث کے تحت لکھتے ہیں و هو معنی قوله صلى الله عليه وسلم اذا اقبل
 الليل من ههنا و ادبر النهار من ههنا و غربت الشمس فقد افطرنا صائم
 یعنی یہی معنی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا کہ جب مشرق کے آق پر
 رات کی سیاہی نمودار ہو جاوے اور آق مغرب سے دن کی روشنی زائل ہو جاوے
 اور آفتاب بھی یقینی طور پر غروب ہو جاوے تو اس وقت روزہ افطار کرنے
 پر کثیرا ما کانت صلی اللہ علیہ وسلم یفطر بعد الصلوة کشف الغم
 نقطتہ دائرۃ الحقیقین شیخ عبدالوہاب شعرائی رحمۃ اللہ علیہ جلد اول صفحہ ۲۵
 مطبوعہ مکتبۃ نزاجمہ بشارتات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز ادا
 فرمائیے کے بعد روزہ افطار فرمایا کرتے تھے تمہ قال وکان عمر و عثمان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما لا یفطران الا بعد الصلوة و ذالک فی رمضان
 یعنی امیر المؤمنین حضرت عمر و امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب

کی نماز سے پہلے کبھی روزہ افطار نہیں فرمایا کرتے تھے۔ اور یہ رمضان المبارک کا معمول تھا۔ یہی حدیث امام المحققین بحر العلوم ارکان اربع (صفحہ ۲۱۵) میں روایت کرتے ہیں اب تعجیل افطار والی روایات پر عمل کر نیوالی مقدس ہستیوں نے عملی طور پر یہ ثابت کر دیا کہ یقینی طور پر غروب آفتاب کے بعد اور افق مشرق پر رات کی تاریکی چھا جانے کے بعد و افق مغرب سے دن کی روشنی زائل ہو جانے کے بعد مغرب کی نماز اگر اپنی پوری شرائط کے ساتھ ادا کی جائے اور اس کے بعد روزہ افطار کیا جائے تو یہ تعجیل مستحبہ کے دائرہ کے اندر ہے۔ تعجیل کا یہ معنی نہیں کہ قبل از وقت روزہ توڑ دیا جائے۔

اب ان احادیث سے یہ صاف صاف ثابت ہو گیا کہ اشتباک نجوم میں ستاروں کے انبواہ اور جگمگٹ نمودار ہونے سے پہلے سہل اور قطعی طور پر غروب آفتاب کے بعد کا درمیانی وقت تمام مستحب اور افطار کے لئے منون ہے۔ خواہ مغرب کی نماز پہلے پڑھ لی جائے یا افطار پہلے کر لیا جائے۔ جیسا کہ مولانا بحر العلوم ارکان اربعہ میں موطا امام محمد کی روایت لاتے ہیں اور علامہ زرقانی اور علامہ بدرالدین عینی بھی امام مالک اور امام محمد صاحب کا فتویٰ پیش کرتے ہیں اور صحیح احادیث کے ساتھ ثابت کرتے ہیں دیکھو زرقانی جلد نمبر ۲ صفحہ ۸۷ امام بدرالدین عینی جلد ۵ صفحہ ۲۹۲۔ رسالہ الارکان صفحہ ۲۱۲۔ کشف النعمہ عن جمیع الامم جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۲۵ و ۹۹۔

بخاری شریف اور مسلم شریف باب وقت المغرب میں ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی المغرب

اذا غربت الشمس وقويت بالجناب یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب غروب ہو کر ابھی طرح پردوں میں چھپ جاتا تھا۔

اب اس وقت کے بعد نماز مغرب ادا فرمانا اور اس میں سورۃ طور جیسا کہ صحیحین سے ثابت ہے، کے برابر تلاوت فرمانا اور پھر اس کے بعد حسب روایت کشف الغمہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۵) روزہ افطار فرمانا اور اسی پر خلفائے راشدین کا تعامل دائمی اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ یہ وقت تاخیر مکروہہ میں داخل نہیں بلکہ تعجیل مستحبہ کے اندر ہے۔ جیسا کہ زر قانی کی روایت اور حاکم و ابن حبان و ارکان اربعہ و امام بدر الدین عینی اور ترمذی شریف کی مرفوع روایات سے ثابت ہے کہ اشتباک نجوم اور ستاروں کے انبواہ سے پہلے پہلے افطار وقت مستحبہ کے دائرہ میں ہے اس کے بعد تاخیر ممنوع اور وقت مکروہ شروع ہوتا ہے۔ اس بارہ میں اگر آپ مزید تحقیق کرنا چاہیں تو ارکان اربعہ صفحہ ۲۱۴ و صفحہ ۲۱۵ اور زر قانی علی الموطا جلد ثانی صفحہ ۸۸ و ۸۹ اور امام بدر الدین عینی علی البخاری جلد ۵ صفحہ ۲۹۲ بغور مطالعہ فرمادیں اور امام زر قانی کا یہ جملہ "انما یکرہ تاخیر الی اشتباک النجوم" زر قانی شریف جلد ۲ صفحہ ۸۹ یاد رکھیں یعنی افطار اس وقت مکروہ ہوتا ہے جب ستاروں کے نجوم اور ان کے انبواہ تک اس کو مؤخر کیا جائے۔ اس سے پہلے کوئی مکروہ نہیں۔

امام الحنفین بحر العلوم ارکان اربعہ (صفحہ ۲۱۵) میں فرماتے
 ہیں ثم التعجیل وان كان مندوباً لكن لا يحل
 له الاطعام الا عند التيقن بغروب الشمس و
 دخول الليل فان افطر قبل التيقن به اثم قطعاً
 سواء غربت الشمس وى دخل الليل في الواقع اولاً
 لقصد ما هو حرام عليه فان افطر وهو شك اثم
 وعليه القضاء لان النهار هو الاصل كان متحققاً
 فلا يزول الا بيقين مثله ولو تبين بعد الاطعام في
 صورة الشك ان الشمس لم يغرب ففي الهداية
 ينبغي ان يجب الكفارة نظراً الى ما هو الاصل وان
 كان اكثر سراً وانها لم يغرب الا يحل له الاطعام و
 ان افطر يجب القضاء فان تبين انها لم يغرب
 يجب الكفارة البته یعنی تعجیل اگرچہ مستحب ہے لیکن روزہ دار
 کو جب آفتاب کے غروب ہو جائے گا یقین ہو جائے اور رات
 بھی داخل ہو جائے تو اس وقت روزہ انظار کرنا جائز ہے اور
 اگر غروب کے کامل یقین ہونے سے پہلے روزہ انظار کر دیا خواہ
 واقعہ میں آفتاب غروب ہو چکا تھا اور رات بھی داخل ہو چکی تھی
 تو گناہ گار ہوگا کیونکہ اس نے شک کی حالت میں روزہ چھوڑا اور
 وہ حرام ہے۔ پس اگر اس نے انظار کیا اور وہ ایسی حالت میں تھا

کہ اس کو غروب کا شک ہے تو گنہگار ہوگا اور اس پر روزہ کی قضا
 واجب ہے اس لئے کہ روزہ تمام کرنے کے لئے۔ دن اصل ہے
 اور وہ یقینی تھا تو اس کا زائل ہونا بغیر یقین کے نہیں ہو سکتا۔
 اور اگر افطار کے بعد ثابت ہو گیا کہ ابھی آفتاب غروب نہیں ہوا
 تھا اور روزہ افطار کیا تھا شک کے ساتھ تو ہدایہ میں ہے کہ اس
 پر کفارہ بھی واجب ہے۔ امام بدرالدین عینی بخساری شریفینا
 کی اس حدیث کے تحت میں کہ "عن سهل ابن سعد
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم قال لا یزال الناس بخیر ما عملوا الفطر"
 کہتے ہیں وزاد ابو ہریرہ فی حدیثہ لان الیہود
 والنصارى یؤخرون اخرجه ابوداؤد وابن خزیمہ
 و تاخیر اهل الكتاب له امد وهو ظہور المنجم
 یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جس کو ابوداؤد
 اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ یہود و نصاریٰ چونکہ
 روزوں کو مؤخر کرتے ہیں۔ امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ اہل
 کتاب کے افطار کی تاخیر ایک خاص حد تک اور وہ ستاروں
 کا ظاہر ہونا ہے۔

یہی روایت موطا امام مالک میں آئی ہے۔ علامہ زرقانی
 اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں او علی صلی اللہ علیہ وسلم

ذالك في حديث ابى هريرة المذکور بقوله لان
اليهود والنصارى يؤخرون اى الى ظهور النجم
مفروض فراتے ہیں کہ دین اتنے تک غالب رہے گا۔ جب تک روزوں
کو جلد ہی افطار کریں گے کیونکہ یہود اور نصاریٰ افطار کو مؤخر
کرتے ہیں ستاروں کے انبوه ظاہر ہونے تک یعنی تاخیر کا یہ معنی ہے
اس سے پہلے تعجیل ہے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ جو افطار بعد الصلوة
کی روایات باقی احادیث اور تحقیق محدثین سے ثابت ہو چکا ہے۔
علامہ زرتانی نے جو حاکم اور ابن حبان کی روایت حضرت سہیل
ابن سعد سے پیش کی ہے "جو پہلے بھی بکھو جا چکی ہے کہ لا تزال
امتی علی ساقی ما لم تنتظري فطرها النجوم میری
امت ہمیشہ میری سنت پر قائم رہے گی جب تک افطار کرنے
میں ستاروں کے انبوه کی انتظار نہ کرے گی" اور

اور اسی طرح باقی احادیث اس بات پر قطعیت کے ساتھ
دلائل کرتی ہیں کہ ستاروں کے انبوه سے پہلے کا تمام وقت مستحب ہے۔
اب ایسی حالت میں روزِ کح کا افطار کرنا کہ آفتاب کے غروب
ہونے کا حق الیقین نہ ہو اور نہ ہی رات کی تاریکی مشرق کے افق پر
پھجائی ہو اور نہ ہی دن کی روشنی مغرب کے افق سے زائل ہوئی ہو۔
تو وہ قبل از وقت افطار ہے جو سخت حرام اور گناہ ہے۔
اس کے متعلق آخر میں آقائے نامدار مسلّم اللہ تعالیٰ وسلم

کا فتوے سے بھی حدیثی ابوامامۃ الباہلی قال
 سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بیانا
 انا نائم اذا اتانی رجلان فاخذ البضعی فاتیانی
 جبلا وعرافقالا لی اصعد فقلت انی لا اطیقه
 فقالا انا سنہلہ لک فصعدت حتی اذا کنت
 فی سواء الجبل اذا انا باصوات شدیدة فقلت
 ما ہذا الاصوات قالو ہذا اصواء اهل النار
 ثم انطلق بی فاذا انا بقوم معلقین بحر اقبہم
 مشققة اشدا قہم تسیل اشدا قہم درما
 قال قلت من ہولاء قالوا ہولاء الذین
 یفطرون قبل تحلة صومہم مستدرک حاکم
 جلد ۱ صفحہ ۲۳۰ باب عذاب من یفطر لصوم قبل وقتہ
 والسنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ صفحہ ۲۱۶ باب التغلیظ
 علی من انظر قبل غروب الشمس (یعنی ابوامامہ باہلی صحابی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم سے سنا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اس
 آٹنا میں کہ میں سو رہا تھا۔ دو آدمیوں نے میرا بازو پکڑا اور ایک
 بلند و شوار گزار پیاز کی طرف لے چلے اور مجھے کہا کہ آپ
 اس پیاز پر چڑھیں میں نے کہا کہ میں نہیں چڑھ سکتا تو انہوں

نے کہا کہ ہم آپ کے لئے آسان کر دیں گے۔ پس میں پہاڑ پر
 چڑھ گیا جب پہاڑ کے مہوار حصہ پر پہنچا تو اچانک بہت سخت
 آوازیں سنائی دینے لگیں میں نے کہا کہ یہ کیا آوازیں ہیں۔
 انہوں نے کہا کہ یہ چمنیوں کا شور ہے۔ پھر مجھے وہاں سے
 آگے بھجایا گیا۔ تو ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جو پابجولاں
 الی لٹکی ہوئی تھیں۔ جن کی باچھیں مٹھی ہوئی تھیں اور ان
 سے خون جاری تھا۔ تو میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں تو
 انہوں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو قبل از وقت روزے افطار
 کرتے ہیں۔ اب اس حدیث کی کسی تفسیر یا
 تشریح کی ضرورت نہیں۔ مستدرک اور السنن
 الکبریٰ بلقی جیسی مستند ترین کتابوں میں اس حدیث کو
 بیان کرنے کے لئے باب بھی یہی باندھا گیا ہے۔ باب
 عذاب من یفطر الصوم قبل وقته
 ترجمہ: قبل الوقت افطار کرنے والوں کے لئے عذاب۔
 نیز صاحب مستدرک نے اس حدیث کو مسلم شریف
 کی حدیث کا مرتبہ دیا ہے۔
 اب جو شخص بھی غروب آفتاب کا قطعی یقین حاصل
 لئے بغیر روزہ افطار کرتا ہے۔ وہ قطعی طور پر اسی عذاب کا
 مستحق ہے۔

اے برادران ملت جب روزہ انظار کرنے کا مستحب
 وقت اتنا امتد ہے جو اوپر کی تصریحات سے واضح ہو چکا ہے۔
 تو صرف شک اور ظن پر اپنا اور باقی مسلمانوں کا روزہ بر باد
 نہ کرو۔ خدا کے قہر سے ڈرو۔ اور اس وقت روزہ
 انظار کرو جبکہ سورج بھی یقینی طور پر غروب ہو جائے۔ اور یقین
 بالغروب تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب کہ رات کا ایک جزو دن میں
 داخل کیا جائے۔ جیسا کہ امام فی العقائد شیخ ابو منصور ماتریدی
 رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر کی کتاب "تاویلات القرآن" زیر
 آیت "ثم اتوا الصیام الی اللیل" پھر پورا کرو تم اپنے
 روزوں کو رات تک) لکھتے ہیں کہ قاعدہ بے شک اسی امر کا
 مقصد ہے کہ ما بعد الی کا ما قبل الی سے خارج ہو لیکن
 تمام صوم کے لئے چونکہ غروب آفتاب یقینی طور پر ہونا ضروری
 ہے۔ اور وہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب رات کا ایک جزو اس میں
 داخل ہو۔ "ورنہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ اب آفتاب
 غروب ہو چکا ہے" کیونکہ "مالا یتما الواجب الا بیک
 فهو واجب۔ ترجمہ: یعنی جس امر کے علاوہ ایک واجب پورا
 نہ ہو سکے تو وہ امر بھی واجب ہے۔" لہذا رات کا ایک جز
 دن کے ساتھ شامل کرنا بھی ضروری ہے۔

آجکل کتنی آنسائیاں ہیں کہ بہتر سے بہتر صحیح ٹائم دینے والی

گھڑیاں دستیاب ہو سکتی ہیں۔ تقوڑی سی تکلیف گوارا فرما کر جب مطلع صاف ہو تو شہر سے دور نکل کر آفتاب کو غروب ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اور افق مشرق پر رات کی سیاہی چھا جانا اور افق مغرب سے دن کی روشنی زائل ہو جانا بھی اپنی آنکھوں سے مسائتہ کر لیں پھر دن کے بڑھنے یا گھٹنے کا اندازہ لگالیں۔

فقیر نے جو اس کا اندازہ لگایا ہے۔ وہ پیش کرتا ہے سات بساکہ کو چھ بجکر باؤن منٹ پر غروب ہوگا۔ اور آٹھ کو چھ بجکر تیرپن منٹ پر اور نو کو چھ بجکر پوراؤن پر اسی طرح اندازہ لگاتے جائیے۔ واللہ ورسولہ اعلم۔ وصلى الله تعالى على خير خلقه و نوسر عرشه سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين۔

تباہ الخیر

حافظ محمد الدین سیالوی غفر اللہ لہ

سیالکوٹ نشین ایشیاء عالیہ سیال شریف

